نئے سال کی آمد اور چند اہم امور

[urdu - أردو - اردو]

فضیلۃ الشیخ حسین بن عبد العزیز آل الشیخ –حفظہ اللہ–

ترجمہ : www.islamfort.com

مراجعہ: شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

2014 - 1435

IslamHouse.com

مواقف وتأملات (عند إشراق العام الجديد)

«باللغة الأردية»

فضيلة الشيخ حسين بن عبد العزيز آل الشيخ

- حفظه الله -

ترجمة: www.islamfort.com

مراجعة: شفيق الرحمن ضياء الله المدني

2014 - 1435

IslamHouse.com

نئے سال کی آمد اور چند اہم امور

پیر، ۱۲ نومبر ۲۰۱۲ ۱۳:۵۰

حمد وثناء کے بعد:

الوداع اے سال رفتہ! خوش آمدید اے سال نو!

ہر سال کے آغاز پر اور نئے سال کا سورج روشن ہونے پر انفرادی و جماعتی سطح پر اپنے گریبان میں جھانکنے اور اپنا محاسبہ کرنے کی ضرورت پیش آجاتی ہے تاکہ ماضی کا جائزہ لے کر اپنے حال کی اصلاح کی جاسکے اور صحیح منہج کے مطابق مستقبل کے لئے منصوبہ بندی کی جاسکے تاکہ اغراض و مقاصد پورے ہوں اور مفادات کا حصول ممکن ہو، ہماری امت اسلامیہ جو کہ ان دنوں نئے سال کا استقبال کر رہی ہے اور سابقہ سال جو اپنے دامن میں بہت ہی بڑے بڑے حوادث وواقعات لے کر رخصت ہو گیا ہے اسے الوداع کہہ رہی ہے اسے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ وہ ان چیلنجز کا ڈٹ کر مقابلہ کرے اور ان خطرات کا پامردی سے سامنا کرے جو اسے درپیش ہیں۔

اسی طرح امت مسلمہ کو اس بات کی بھی سخت ضرورت ہے کہ وہ صحیح موقف اختیار

طریقوں کے مطابق ہوں، جن کے قواعد اور اصول اس امت کے دین اسلام کے قواعد و ضوابط، اس کے عقیدہ کے ثوابت و امتیازات اور اس کے نبی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و طریقہ کے عین مطابق ہوں۔

بعض اہم امور و مواقف:

مسلمانو! بعض اہم امور ایسے بھی ہیں جن پر اپنی توجہ کو مرکوز کرنا ضروری ہے جبکہ ہم اس سال نو کے آغاز میں ہی ہیں۔ اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارے لئے اور پوری امت مسلمہ کے لئے اس سال کو خیر و برکت کا سال بنا دے۔

ان امور و مواقف کو ہم ان نقاط کے تحت ذکر سکتے ہیں:

ا۔ دنیا فانی اور محاسبۂ نفس

مسلمانوں کا اپنی زندگی کے اس نئے سال کا استقبال کرنا ہی ایک بہت بڑا واقعہ ہے جو اس حقیقت کی یاد دلاتا ہے کہ یہ شب و روز مراحل اور سواریاں ہیں جو کہ ہمیں اس دنیا سے دور لئے جا رہے ہیں اور ہمیں آخرت کے قریب کئے جا رہے ہیں۔ قوم فرعون سے ایمان لانے والے شخص نے اپنی قوم سے مخاطب ہو کر جو بات کہی تھی اس کی حکایت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ اس نے کہا:

"اے میری قوم! یہ دنیا کی زندگی (چند روز کے لئے) فائدہ اٹھانے کی چیز ہے" (سورۃ المومن: ۳۹)

کیا ہمارا یہ ایک سال کو الوداع کہنا اور دوسرے سال کا استقبال کرنا ہماری ہمتوں کو عالی اور ہمارے عزائم کو بیدار کرے گا؟ صاحب توفیق وہ ہے جو اپنے حال کی اصلاح کے لئے کوشش کرے اور اپنی بقیہ زندگی کے دنوں میں کچھ کر گزرنے کی ٹھان لے تاکہ اس کا کل آج سے بہتر ہو اور اس کا آج گزشتہ کل سے افضل و اعلی ہو اور اس کا نیا سال اس کے گزشتہ سال سے اچھا ہو۔ عقلمند وہی ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے، اپنے حسابات کی جانچ پڑتال کرے، اعمال صالحہ کا توشہ جمع کرلے اور اپنے سابقہ گناہوں اور گزشتہ خطاؤں سے اپنے رب کی طرف توبہ نصوح کرے۔ اللہ تعالی کا ارشاد گرامی ہے:

"جس نے ایک ذرہ برابر بھی خیر و بھلائی کی ہو گی (قیامت کے دن) وہ اسے دیکھ لے گا ۔اور جس نے ذرہ بھر بھی برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (الزلزلہ: ۷،۸)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

"اے میرے بندو! میں تمہارے ان تمام اعمال کو گن گن کر تمہارے لئے محفوظ کروائے جارہاہوں اور پھر تمہیں ان کا پورا پورا بدلہ دیا جائیگا۔ جسے بھلائی ملی وہ اپنے رب کا شکر ادا کرے اور جسے اس کے برعکس کچھ بھگتنا پڑا تو وہ اپنے آپ کے سوا کسی کو ملامت نہ کرے ۔(صحیح مسلم)

۲۔ہر فتنے کا جواب اور ہر چیلنج کا مقابلہ

دوسرا اہم امر یہ ہے کہ ہمارا گزشتہ سال تو گزر گیا ہے جبکہ امت اسلامیہ مصائب و مشکلات میں پھنسی ہوئی ہے۔ طرح طرح کے فتنوں میں مبتلا ہے اسے بہکانے کی چیزیں عام ہیں وہ طرح طرح کے امتحانات سے دوچار ہے اور یہ سب اشیاء افراد امت سے اور ابناء اسلام سے فوری حل چاہتی ہے کہ وہ عزم صادق اور پختہ ارادہ کریں کہ انفرادی طور پر بھی ،معاشروں کی سطح پر بھی اور حکام و امراء کیا اور عوام و محکوم کیا ہر سطح پر اور ہر شخص اپنی اپنی اصلاح کرے گا اور یہ اس یقین کے ساتھ کہ ہم میں سے کسی کو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امت کی ناک میں دم کر دینے والوں ان بحرانوں اور تباہ کن حالات سے نجات کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم صاف ستھرے اور حقیقی اسلام کو لیں،وہ خالص اسلام جو قرآن کی شکل میں نازل ہوا ہے جسے پوری کائنات کے سردار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے ہیں اور جسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سمجھا تھا۔جی ہاں! صاف ستھرا اور

تعلیمات مہیا کرتا ہے، وہ شعبۂ سیاسیات ہو یا اقتصادیات، اس کا تعلق کلچر و ثقافت سے ہو یا اجتماعیات و معاشروں سے، اسے زندگی کے ہر شعبہ میں اپنایا جائے صرف علمی طور پر ہی نہیں بلکہ عملی طور پر بھی، حکمرانی و جہانبانی میں بھی اور اپنے متنازعہ امور میں ثالثی و فیصلے کروانے میں بھی۔ اور یہ مقاصد اسلام کی معرفت کی بنیاد پر ہو کہ اسلام مفید و صالح، عالی تہذیب یافتہ و مھذب زندگی قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیا و آخرت میں اعلی ثمرات مہیا کرے۔ اور اسلام اپنے ماننے والے کو وہ اعلی زندگی مہیا کرنا چاہتا ہے جس کے بارے میں اللہ کا ارشاد صادق آتا ہے جس میں اس نے فرمایا ہے:"تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ کا وعدہ ہے کہ انھیں زمین کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنادیا تھا اور خوف کے بعد انھیں امن بخشے گا۔ وہ میری عبادت کرینگے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائینگے"۔(سورۃالنور: ۵۵)

آج جبکہ امت مسلمہ مختلف راستوں کے دوراہے بلکہ کئی راستوں کے جنکشن پر کھڑی ہے اس پر واجب ہے کہ وہ اس بات کا یقین کامل اور علم یقین حاصل کرلے کہ اس کی عزت و قوت اس کے اپنے دین کے ساتھ گہرے ربط و تعلق اور اپنی شریعت پر مکمل عمل اور اپنے نبی کی اتباع سنت میں پنہاں ہے۔ یہی کار آمد و فعال اسلحہ ہے جو امت سے تمام خطرات کو دور کرسکتا ہے اور یہی وہ زبردست آہنی لباس ہے جس کے ذریعے اس سخت آویزش اور

در پیش ہیں۔ چنانچہ ارشاد الہی ہے:"عزت تو اللہ کے لئے یا پھر اس کے رسول کے لئے اور اہل ایمان کے لئے ہے لیکن منافق لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے"۔(سورۃ المنافقون: ۸)

مسلمانوں پر واجب یہ ہے کہ وہ موجودہ ہر اُس چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کریں جو انھیں دیا جارہا ہے اور جو ان کے دین پر کیچڑ اچھالنے کا سبب بن رہا ہے۔

اسی طرح یہ بھی واجب ہے کہ منحرف افکار و نظریات، گمراہ کن خیالات و مسالک اور بدصورت مشارب والے ان تمام لوگوں کی راہیں روکی جائیں اور ان کے لئے تمام دروازے بند کر دیئے جائیں جو کہ گدلے پانی میں شکار کھیلنے کی نیت بدلئے ہوئے ہیں۔ اور ان تمام لوگوں کا بھی منہ بند کریں جو کہ ہر مسلمان کو زندگی کی صحیح ڈگر سے پھیر کر جو کہ ان کے دین سے حاصل شدہ ہے انھیں غلط راہوں پر چلانا چاہتے ہیں۔ اور اس کے لئے بڑی ملمع سازی وبلند بانگ دعوے کئے جارہے ہیں جو کہ جھوٹی چمک دمک لئے ہوئے ہیں وہ جعلی اقوال اور احمقانہ افکار کو بروئے کار لارہے ہیں۔ ان سب کی راہیں روکنا مسلمانوں پر فرض ہے۔

۳ - دشمنان دین کی اسلام پر الزام تراشیوں کا اپنے عمل و کردار سے دفاع

تیسرا اہم امر یہ ہے کہ آج اسلام پر دشمنان دین اور حاقدین و معاندین طرح طرح کے الزامات ل-گارہے ہیں جن سے اسلام کا دامن سراسر پاک و بری ہے اور یہ الزام تراشیاں صرف اس لئے ہیں کہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکا جاسکے اور بنی بشر کو اسلام کے روشن و تابناک منہج سے دور ہٹایا جاسکے۔ لہٰذا عالم اسلام کے تمام افراد سے اس دین کا یہ بھرپور مطالبہ ہے کہ وہ اپنی ڈگر کو صحیح اور اپنا قبلہ درست کرلیں تاکہ ان کی غلط روشوں اور کردار کی خامیوں کمزوریوں کو لیکر دشمنان دین ہمارے اسلام کا حلیہ تو نہ بگاڑ کر پیش کر سکیں اور بغض و حقد سے ابلتے سینوں کے مالک لوگ اسلام کے تابناک و ضیاء افشاں حقائق کو مسخ کرنے کے لئے ہماری کوتاہیوں کو سیڑھی کے طور پر تو استعمال نہ کر سکیں۔

مسلمانوں پر اپنے دین کی طرف سے یہ واجب ہے کہ وہ صدق نیت و توجہ اور پر امن مقاصد کو پوری دنیا کے سامنے ثابت کر دیں۔ اپنے اہداف و مقاصد کی بلندی سے دنیا کو روشناس کرادیں اور پورے عالم پر اصل و حقیقی اسلام کو واضح کر دیں۔ وہ اسلام جو کہ وسیع معنوں میں رحم و کرم کا درس دیتا ہے، تمام تر باریکیوں کے ساتھ عدل و انصاف کا حکم دیتا ہے، تمام تر شکلوں سے حسن سلوک کی تاکید کرتا ہے اور ہر ممکن طریقہ سے دین و دنیا اور دنیا و آخرت کی اصلاح کی فکر مہیا کرتا ہے۔

علماء و مفکرین کی ذمہ داری ہے کہ وہ پیش آمدہ ہر مسئلہ پر گہری نظر ڈالیں اور اس مسئلہ کو

ہماری شریعت کے مسلمہ امور اور ہمارے عقیدہ کے قواعد واصول کے منافی نہیں اور نہ ہی امت اسلامیہ کے مفادات و مصالح کے مخالف ہیں۔ اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ تمام تر مساعی اور کوششیں باہم متفق ہو کر نہ کی جائیں گی اور کتاب و سنت سے حاصل کردہ صحیح فہم کے ساتھ اپنے مواقف میں باہم نظم وضبط پیدا نہ کیا جائے، مکمل ہوش و حواس کے عالم میں اصلاح کی صدق دل سے نیت نہ ہو اور اس عالم کا پورا پورا ادراک نہ ہو جو کہ آج ایسے ایسے تغیرات و انقلابات کا موجیں مار تا سمندر بنا ہوا ہے اور جس کے امن و استقرار کو نت نئے تغیر و تبدل کی آندھیاں تہہ و بالا کر رہی ہیں۔ اس دنیا کا مکمل ادراک ایسے مضبوط قاعدے سے ہو جس میں کسی دینی قاعدے یا اصول میں کوئی کوتاہی نہ کی گئی ہو اور نہ ہی دین کے خصائص و امتیازات میں سے کسی سے دست برداری اختیار کی گئی ہو۔ ارشاد الٰہی ہے:

اور بیشک میرا سیدھا راستہ یہی ہے، اسی کی اتباع و پیروی کرو اور دوسری پگڈنڈیوں پر مت چلو وہ تمھیں اللہ کی راہ سے ہٹا دینگی۔ (الانعام: ۱۳۵)

آغاز سال اور صوم عاشوراء:

مسلمانو! اللہ کے مہینوں میں سے اس کا یہ حرمت والا ماہ محرم عظمت و حرمت والے مہینوں میں سے ایک ہے، اس کا مقام بڑا ہی بلند اور اسکی حرمت و عزت بہت ہی زیادہ ہے

۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ماہ رمضان کے بعد سب سے زیادہ فضیلت والے روزے اللہ کے مہینے ماہ محرم کے دنوں کے روزے ہیں۔ (صحیح مسلم)

اوراس ماہ محرم کے دنوں میں سے افضل ترین دن یوم عاشوراء (۱۰ محرم) ہے۔ صحیح بخاری و مسلم میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ و سلم نے عاشوراء کا روزہ رکھا اور اس کا اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم بھی فرمایا اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یوم عاشوراء کے روزے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: مجھے اللہ سے امید ہے کہ یہ (یوم عاشوراء کا روزہ) پچھلے پورے سال کا کفارہ ہو جائے گا۔

اور سنت یہ ہے کہ اس سے ایک دن پہلے ۹ محرم کا بھی روزہ رکھا جائے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ارشاد نبوی ہے: اگر میں آئندہ سال زندہ رہا تو نو محرم کا روزہ ضرور رکھوں گا۔ (صحیح مسلم)

اگر ۹ محرم کا روزہ رکھنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو اس کے ایک دن کا روزہ رکھ لیں اور مکمل شکل یہ بھی ہے کہ عاشوراء سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد روزہ رکھ لیا جائے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

سبحان ربک رب العزة عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین